تعارف و تبصرہ

کشف المحجوب: از ابو الحسن سید علی بن عثمان ھجویری رحہ

مترجمۂ : ابو الحسنات سید محمد احمد قادری

ناشر : المعارف گنج بخش روڈ، لاھور

صفحات : ٦٣٢ قیمت ١٨ - روپے

لاھور کے سرخیل صوفیا حضرت ابو الحسن سید علی الھجویری معروف بہ داتا گنج بخش کی مشہور و معروف کتاب کشف المحجوب سر زمین پاکستان و ھندوستان کی پہلی علمی و مذھبی کتاب ھے۔ کتاب کے مضامین سے ظاھر ھے کہ حضرت ھجویری علوم شریعت و طریقت کے جامع تھے اور یہ حقیقت ھے کہ برصغیر پاک و ھند میں تاریخ و طرق تصوف میں جو کتابیں لکھی گئیں سب پر اس قیمتی کتاب کا اثر ظاھر ھے۔ یہ کتاب عام مسلمانوں کے لئے جس وقت لکھی گئی تھی اس وقت سے مغلوں کے عہد تک یہاں کی زبان تقریباً فارسی ھی رھی، انگریزوں کے عہد سے جب اردو نے فارسی کی جگہ لے لی تو اس بات کی سخت ضرورت محسوس ھوتی تھی کہ اس کتاب کا عمدہ ترجمہ اردو زبان میں آج کل کے پاکستانیوں کے استفادہ کے لئے شائع کیا جائے۔

الحمدللہ کہ لاھور کے مشہور و معروف صاحب دل عالم و خطیب حضرت مولانا ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحہ کا ترجمہ مجلس المعارف نے نہایت اھتمام کے ساتھ شائع کیا۔ اللہ بزرگ و برتر مصنف مترجم ناشر و کاتب نیز سارے وابستگان نشر و اشاعت پر خاص رحمت نازل فرمائے اور مغفرت کرے کہ ان کی اجتماعی مساعی سے یہ یگانۂ روزگار کتاب حسن طباعت کے ساتھ شایقین علم تصوف کو میسر ھوئی ھے۔

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.
http://iri.iiu.edu.pk/

اصل کتاب فارسی زبان میں بارہا چھپی اور اہل علم و دانش کو دستیاب ہوئی ۔ سنہ ۱۳۳۰ ہجری میں سمرقند سے چھپ کر شائع ہوئی ۔ پھر ایک روسی مستشرق والنتین زوکو فسکی کی تحقیق و تحشیہ معہ روسی مقدمہ کے شائع کی گئی ۔ اس نسخے کی نقل روسی مقدمہ کے ترجمہ فارسی نیز مزید تحقیق و تصحیح کے ساتھ مؤسسہ مطبوعات امیر کبر کے زیر اہتمام سنہ ۱۳۴۳ شمسی میں چھپ کر شائع ہوئی ۔ تہران سے ایک دوسرا نسخہ قویم علی کی تصحیح و تحشیہ کے ساتھ سنہ ۱۳۳۷ شمسی میں اشاعت پذیر ہوا ۔

مرحوم ملک الشعراء بہار کی تحریر کے مطابق کشف المحجوب دورہ اول یعنی عصر سامانی سے قریب تر اور ''زبان و ادبیات فارسی،، کے ''طراز اول،، کی کتب صوفیہ میں شمار کی جاتی ہے ۔

شیخ فرید الدین عطار رحمۃاللہ علیہ نے تذکرۃ الاولیا میں اس کتاب کے اقتباسات دئے ہیں ۔ اور علامہ جامی اپنی کتاب نفحات الانس میں اس کی توصیف و ستایش میں رطب اللسان رہے ہیں ۔

اردو ترجمہ عام فہم اور سلیس ہے ۔ البتہ اگر مترجم سمر قند کے نسخہ کی جگہ زوکوفسکی کا نسخہ سامنے رکھتے تو عربی اشعار کی مزید صحت ہو جاتی اور مطبعی اغلاط سے مزید احتراز ممکن تھا ۔ ذکر کردہ تینوں نسخوں میں سب سے زیادہ قابل اعتماد یہی نسخہ ہے پھر قویم اور سمرقند کے نسخوں کا درجہ ہے ۔

صفحہ ۴۳۱ (آخری سطور) : ''اور اس معنی کی تفسیر ہم اس رباعی میں ظاہر کرتے ہیں :

فنیت فنائی بفقد ہوا ئی فصار ہوائی فی الامور ہواک

فاذا افنی العبد عن اوصافہ ادرک البقاء بتمامہ،،

دوسرا شعر درحقیقت شعر نہیں کہ وزن سے خارج ہے اس لئے مترجم کا یہ لکھنا کہ ''اس رباعی میں ظاہر کرتے ہیں،، محل نظر ہے۔

ان دونوں سطروں کو زوفسکی کے نسخہ میں اس طرح پڑھئے (ص ۳۱۳):

و اندر این معنی من می گویم

فناء فنائی بفقد هوائی فصار هوائی فی الامور هواک

فاذا فنی العبد عن اوصافه ادرک البقاء بتمامه،،

اور سمرقند کے نسخہ میں (۲۹۶): و اندرین معنی من می گویم،،

فنیت فنائی یفقد هوائی فصار هوائی فی الامور هواک

فاذا فنی العبد عن اوصافه ادرک البقاء بتمامه،،

یہی عبارت قویم کے نسخہ میں ہے (ص ۲۱۸)

صفحہ: ۳۲۴ میں اسی طرح لفظ رباعی مترجم کا اضافہ معلوم ہوتا ہے:

''اس حقیقت کے اظہار کے لئے مشائخ رحہم اللہ کی یہ رباعی خوب ہے:

و طاح مقامی و الرسوم کلا هما فلست اری فی الوقت قربا ولابعدا

افنیت بر عنی قبا اذنی الهدی فهذا ظهورالحق عند الفناء قصدا

نسخہ سمر قند (۲۹۶-۲۹۷): ''و اندریں معنی یکی گوید از مشائخ رحمہاللہ علیہ شعر:

وطاح مقامی و الرسول کلا هما فلست اری فی الوقتقرباولا بعدا

فنیت به عنی فبا ذنی الهدی فهذا ظهورالحق عند الفنا قصدا

زوفسکی (۳۱۳): ''اندرین معنی یکی از مشایخ رض می گوید شعر:

و طاح مقامی و الرسوم کلا هما فلست اری فی‌الوقت قرباولا بعدا

فنیت به عنی فبان لی الهدی فهذا ظهورالحق عند الفناء قصدا

زوفسکی کے نسخہ میں بھی ''الفناء بلا ہمزہ ہونا چاہئے۔

عربی اشعار میں ہمارے یہاں کاتبوں سے اکثر غلطیاں ہوجاتی ہیں جن کا خیال رکھنا عربی دانوں کے لئے ضروری ہے۔

آخر میں ہم پھر مترجم ناشر اور اہل معارف کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کا ترجمہ شائع کرکے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ اللہ تعالی اس کتاب کے مضامین پر لوگوں کو عمل کرنے کی توفیق دے اور ان کو سماع وغیرہ جیسی غیر شرعی رسوم و بدعات سے بچنے کی قوت عطا کرے۔ حضرت ہجویری کا سماع پر جو قول ہے اس کی نقل پر اس تبصرہ کو ختم کرتا ہوں:

صفحہ ۶۲۳: ''اور میں علی بن عثمان جلابی کہتا ہوں کہ میں نے شیخ امام ابو العباس سقانی سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک دن میں ایک مجلس میں تھا ایک گروہ سماع کر رہا تھا۔ میں نے ان کے مابین شیاطین دیکھے کہ ناچ کررہے تھے اور اس جماعت کی طرف توجہ کرتے تھے یہ حلقہ اس سے گرم ہوتا تھا دوسرا گروہ اس خوف سے کہ مرید بیہودگی اور بلا میں مبتلا نہ ہوں اور ان کی تقلید نہ کریں اور توبہ ترک کرکے گناہ کی طرف رجوع نہ کریں اور خواہش نفسانی ان میں قوی نہ ہوجائے۔ اور ہوس کا ارادہ ان کی صلاحیت فسخ نہ کردے کیونکہ وہ محل بلا اور سرمایہ فساد ہے اور سماع میں مشغول نہ ہوجائیں ان میں نہ بیٹھے''۔

(محمد صغیر حسن معصومی)

بصیرت: مولفہ مولانا کوثر نیازی

مطبوعہ: فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور

کاغذ عمدہ کتابت و طباعت معیاری

ضخامت ۲۴۰ صفحات، قیمت ۹ روپے ۵۰ پیسے۔

پاکستان ٹیلیویژن لاہور سے بصیرت کے عنوان سے روزانہ ایک پروگرام نشر ہوتا ہے جس میں قرآن مجید کی منتخب آیات کا ترجمہ مع تشریح پیش کیا

جاتا ہے ۔ ایک عرصہ تک مولانا کوثر نیازی یہ خدمت انجام دیتے رہے ۔ مولانا کا یہ پروگرام اپنی جامعیت اختصار اور عام فہم ہونے کی وجہ سے بہت پسند کیا جاتا تھا ۔ بعد میں ملکی و قومی مصروفیات کے باعث مولانا یہ پروگرام پابندی سے جاری نہ رکھ سکے ۔ مولانا کے قدر دانوں نے یہ کمی محسوس کی ۔ ان کی فرمائش پر مولانا نے وہ تمام مواد مرتب کرکے کتابی شکل میں شائع کردیا ۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ دو سال کے عرصہ میں کتاب کے دو ایڈیشن نکل چکے ہیں ۔ اس وقت ہمارے پیش نظر اس کا دوسرا ایڈیشن ہے ۔ جو صحت کتابت اور حسن طباعت کے اعتبار سے قابل تعریف ہے ۔

آیات کے انتخاب میں مولانا نے اس امر کا خاص خیال رکھا ہے کہ ان کا تعلق انسان کی عملی زندگی سے ہو ۔ قرآن چونکہ ایک مکمل دستور حیات ہے جس میں زندگی کے ہر شعبے اور ہر مسئلے کے لئے ہدایت و رہنمائی موجود ہے ۔ اور مولانا نے ایسی تمام آیات چن لی ہیں اس لئے مطالب کے اعتبار سے کتاب میں بڑی جامعیت ہے ۔ کتاب کے تنوع کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ مختصر سی کتاب میں انہوں نے ۱۱۲ عنوانات اور مسائل حیات کو سمیٹ لیا ہے ۔ اس میں عقائد عبادات اخلاق و معاملات سے لے کر اجتماعی مسائل تک سبھی زیر بحث آگئے ہیں ۔

اس سلسلے کے دو مجموعے اور ہیں جو ہنوز منظر عام پر نہیں آئے اور طباعت کے منتظر ہیں ۔ قرآن مجید کی تعلیمات کو سلیس اور عام فہم زبان اور سادہ انداز بیان میں پیش کرنے کی یہ کوشش قابل قدر ہے ۔ اس کے لئے مولانا عند اللہ اجر و ثواب کے مستحق قرار پائیں گے ۔ جس نے قرآن کی خدمت کو اپنا شعار بنایا اس نے اپنے لئے فلاح دارین کا سامان کرلیا ۔ واللہ الموفق للصواب !

(شرف الدین اصلاحی)